قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 05 دسمبر 2020ء | 19 ربیع الثانی 1442 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 288

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ۔ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ۔ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ۔ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ۔ اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیۡنَ۔

(القلم: 11تا15)

ترجمہ: اور تُو ہر گز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نہ مان۔ (جو) سخت عیب جو (اور) چغلیاں کرتے ہوئے بکثرت چلنے والا ہے۔ (جو) بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا (اور) سخت گنہگار ہے۔ بہت سخت گیر۔ اس کے علاوہ ولدِ حرام ہے۔ (کیا محض اس لئے اکڑتا ہے) کہ وہ دولت مند اور (بڑی) آل اولاد والا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

رِفق زینت کا ذریعہ

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی چیز میں جتنا بھی رِفق اور نرمی ہو اُتنا ہی یہ اُس کے لئے زینت کا موجب بن جاتا ہے۔ اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بدنما ہو جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة والآداب باب فضل الرفق حدیث نمبر ٦٦٠٢)

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ یہاں مختلف ملکوں اور معاشروں اور مزاجوں کے کارکنان ہیں لیکن آپ سب نے آپس میں ایک ہو کر کام کرنا ہے۔ آپس میں پیار محبت اور قربانی کے اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں۔ بعض دفعہ بعض نوجوان جو زیادہ جوشیلی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ذرا سی بات پر جوش میں آ جاتے ہیں اور جھگڑ کر نہ صرف فضا کو مکدر کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ساتھ ہی دوسروں پر، غیروں پر، دیکھنے والوں پر بھی جماعت کا اچھا اثر قائم نہیں کر رہے ہوتے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں بھی آپ خدمت کر رہے ہیں وہاں بعض عملہ یا کام کرنے والے غیر از جماعت یا غیر مسلم بھی ہوتے ہیں مثلاً لنگر خانوں وغیرہ میں آپ مزدوروں کو کسی قسم کی غلط حرکت کرکے غلط تاثر دے رہے ہوں گے۔ پس اس سے بھی بچیں۔ کچھ عرصے کی بات ہے مجھے ایک نوجوان نے لکھا کہ 1991ء میں آپ کی یہاں ڈیوٹی تھی، یعنی میری یہاں ڈیوٹی تھی۔ اُس وقت مَیں نے لنگر خانہ نمبر 1 میں بطور نائب ناظم کے لنگر میں ڈیوٹی دی تھی۔ اس لڑکے کی بھی یہاں ڈیوٹی تھی یہیں قادیان انڈیا کے رہنے والے تھے۔ اس لڑکے نے کہا کہ اسے غصہ آ گیا اور وہ کہتا ہے کہ مَیں نے ایسے الفاظ کہے جس سے پاکستانی معاونین اور کام کرنے والے، ڈیوٹی دینے والے جو آئے ہوئے تھے، ان کے خلاف غصے کا اظہار ہوتا تھا۔ تو مجھے اس نوجوان نے لکھا کہ اس وقت مَیں بالکل نوجوانی کی عمر میں تھا۔ اس لئے غصہ بھی زیادہ آتا تھا تو آپ نے مجھے دیکھا اور اس بات پر کچھ نہیں کہا اور مسکرا دیئے۔ اور میرے دوبارہ یا تیسری مرتبہ کہنے پر میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار سے سمجھایا کہ ہم کس طرح ڈیوٹی دیں گے؟ ہم کون ہیں؟ اس نوجوان پر اثر ہوا ہو گا تو اس نے یہ بات آج تک یاد رکھی ہے ورنہ اس وقت مَیں نائب ناظم کی حیثیت سے اس کی سرزنش کرتا یا شکایت کرتا یا پاکستانی جو دوسرے معاونین تھے ان کے غصے کو بھڑکنے دیتا تو صرف نفرتیں بڑھتیں اور کچھ بھی نہ ہوتا۔ تو یہ بات اس نے بارہ تیرہ سال یاد رکھی ہے اور اب مجھے لکھی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ دسمبر 2005ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 13تا19 جنوری 2006ء صفحہ 6۔7)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

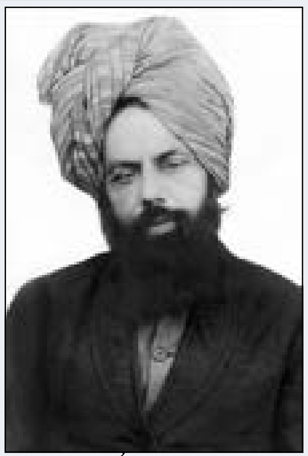

گالیاں سن کر چپ رہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نُور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بیجا غصّہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دُوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔۔۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 127-128۔ ایڈیشن 1984ء)

خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ تحریر فرماتے ہیں:

ایک عورت نے حضرت مسیح موعودؑ کے گھر سے کچھ چاول چرائے، چور کا دل نہیں ہوتا اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بیتابی اور اس کا ادھر اُدھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے۔ یعنی وہ چوری کر لے تو اس کے ایکشنز (Actions) اور طرح کے ہو جاتے ہیں۔ کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا اور پکڑ لیا۔ وہ وہاں موجود تھا۔ اس کی تیز نظر تھی اس کو شک ہوا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے اور شور پڑ گیا۔ اس کی بغل میں سے کوئی پندرہ سیر کے قریب چاولوں کی گٹھڑی نکلی اور اس کو ملامت اور پھٹکار شروع ہو گئی۔ حضرت مسیح موعودؑ بھی کسی وجہ سے ادھر تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا واقعہ ہے تو لوگوں نے یہ بتایا تو فرمایا:

’’محتاج ہے کچھ تھوڑے سے اسے دے دو اور فضیحت نہ کرو اور خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔‘‘

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد اول صفحہ 101)

اس شمارہ میں

- جگ میں آ کر ادھر اُدھر دیکھا (منظوم)
- اَنۡتَ مَعَ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ
- خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی
- حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

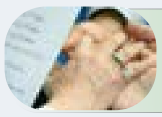

دربارِ خلافت

صبر یہی ہے کہ ثابت قدم رہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

خدا تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ظلم ہوتے ہیں ان سے تم نے تھکنا نہیں بلکہ اپنے کام تم صبر سے کئے چلے جاؤ، جو تمہاری ذمہ داریاں ہیں ان کو ادا کرتے چلے جاؤ اور دعا کرتے رہو۔فرماتا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (البقرة:46) اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یہ یقیناً عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہیں۔ پھر فرمایا یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرة:154) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس یہ آیات تسلّی دلا رہی ہیں کہ نہایت عاجزی سے خدا کے حضور جھکے رہو۔ یہ ظلم جو مخالفین کی طرف سے ہو رہے ہیں یہ امتحان ہیں۔صبر یہی ہے کہ ثابت قدم رہو۔ یہ سختیاں اور تنگیاں تم پر وارد کی جارہی ہیں ان کے خلاف کسی بھی دنیاوی مدد کی بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر اور جو تعلیم اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اس پر عمل کرو اور برائیوں سے بچو۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی اور آخری فتح انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ انشاء اللہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے غلبہ پانا ہے، آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت نے دنیا پر غالب آنا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ اپنے رسولوں کے حق میں فرماتا ہے کہ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ۔اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (ابراھیم:48) پس تو ہرگز اللہ کو اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدوں کی خلاف ورزی کرنے والا نہ سمجھ۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور ایک سخت انتقام لینے والا ہے۔

پس ہر احمدی کو تسلّی رکھنی چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید ہمیشہ اپنے پیارے کی جماعت کے ساتھ ہے۔لیکن یہ دعا بھی مانگیں کہ ان لوگوں کی بے عقلی اور ظلم اور جلد بازی کی وجہ سے یہ کہیں ذُوانْتِقَام خدا کی پکڑ میں نہ آجائیں۔ وہ غلبہ تو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمانا ہے لیکن اللہ کہتا ہے کہ میں عزیز بھی ہوں، ذُوانتِقَام بھی ہوں اور جو وارننگ مختلف شکلوں میں اللہ تعالیٰ دے رہا ہے اس کو یہ لوگ سمجھنے والے ہوں۔ مخالفین پر واضح کر دیں کہ ہم تو واضح نشان دیکھ کر زمانے کے امام کو مان چکے ہیں۔ اس لئے تم عارضی طور پر تو ہمیں تکلیف پہنچا سکتے ہو، چاہے وہ انڈونیشیا میں ہے یا بنگلہ دیش میں ہے یا سری لنکا میں ہے یا پاکستان میں ہے یا کسی بھی اور ملک میں۔ تو عارضی تکلیفیں تو تم ہمیں پہنچا سکتے ہو۔ لیکن اس قبولیت کی وجہ سے، اس ایمان کی وجہ سے، جو دلوں کا سکون ہم نے حاصل کیا ہے وہ دلوں کا سکون تم ہم سے نہیں چھین سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہم سے وعدہ ہے کہ وہ حقیقی مومنوں کو اطمینان قلب عطا فرماتا ہے۔ پس ہم تو ہمیشہ اللہ سے مدد مانگتے ہیں اور یہ دعا بھی کرتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحۃ:6) تا کہ تم لوگوں کی ظلم اور زیادتی کی وجہ سے کہیں ہم اپنے راستہ سے نہ بھٹک جائیں اور یہ نہ ہو کہ ہم ظلم کا جواب ظلم سے دینے لگ جائیں۔ یہ نہ ہو کہ ہم میں بے صبری پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو بھول جائیں کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ پس ہمارا کام صبر کرنا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے زیادہ سے زیادہ وارث بنیں۔ اور اس تعلیم کے مطابق کام کئے جائیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اتاری اور جس کا فہم و ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان کے ساتھ سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجے سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔‘‘

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ اس صدق کے قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق، آپؑ کی خواہش کے مطابق، حقیقی رنگ میں احمدیت کی تعلیم کو، اسلام کی تعلیم کو سمجھنے والے ہوں۔

(خطبہ جمعہ 23/ نومبر 2007ء بحوالہ الاسلام)

☆...☆...☆

جگ میں آ کر ادھر ادھر دیکھا

جگ میں آ کر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

جان سے ہو گئے بدن خالی
جس طرف تو نے آنکھ بھر دیکھا

نالہ فریاد آہ اور زاری
آپ سے ہو سکا سو کر دیکھا

ان لبوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

زور عاشق مزاج ہے کوئی
دردؔ کو قصہ مختصر دیکھا

(خواجہ میر درد)

اداریہ

اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ (الحدیث)

تو اس کے ساتھ ہے جس سے تو محبت کرتا ہے

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ حکمت اور دانائی کی بات تو مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے اسے جہاں سے بھی ملے لے لے کیونکہ وہی اس کا بہتر حق دار ہے (ترمذی)

حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ

"علم ایسی چیز نہیں ہے کہ وہ صرف درس گاہوں میں شامل ہو کر یا مسجد کے خطبات سن کر یا عالموں کی مجلس میں بیٹھ کر یا اخبار پڑھ کر یا کتابوں کا مطالعہ کر کے ہی حاصل ہو سکے، بلکہ وہ ایک بہت وسیع چیز ہے جسے آنکھیں اور کان کھول کر زندگی گزارنے والا انسان صحیفہ عالم کی ہر تختی سے حاصل کرسکتا ہے۔"

(چالیس جواہر پارے صفحہ 141)

صحیفہ عالم کی ایک تختی آج کل موبائل فون کی صورت میں قریباً ہر انسان کے ہاتھ میں موجود ہے۔ جس پر بعض اوقات بہت سبق آموز پیغام منصۂ شہود پر آتے ہیں۔ میرے ایک خیرخواہ اور برخوردار زاہد محمود نے اوپر تلے دو میسیجز بھجوائے ہیں۔

ایک میسیج میں یہ سبق ہے کہ واٹس ایپ پر جو Regular رابطہ کرتا ہے یا رابطے میں رہتا ہے اس کا نام اوپر آجاتا ہے اور جو رابطہ منقطع کرلیتا ہے یا رابطہ میں وقفہ ڈالتا ہے اس کا نام Contact list میں نیچے سے نیچے چلا جاتا ہے۔

اس میسیج میں سبق یہ ہے جب ہم اپنے رب سے رابطے میں رہتے ہیں۔ اس کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اسی سے مانگتے ہیں تو اپنے رب سے رابطے میں رہنے والے کا نام اوپر رہتا ہے۔ ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اللہ ہم کو یاد رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ کہ مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ جبکہ اس کے برعکس جو اپنے رب سے رابطہ منقطع کرتے ہیں یا رابطہ کم رکھتے ہیں تو ان کا نام بھی اپنے رب کی فہرست میں نیچے چلا جاتا ہے۔

دوسری Post میں یہ میسیج تھا کہ فون پر اگر آپ مختلف Chapters کھول کر کام کر رہے ہوں اور اس دوران کسی کی call آجائے تو وہ تمام کھلے Chapters کو ماند کرکے، فون کال سرفہرست آجاتی ہے اور فون سنا جاتا ہے۔

اس میسیج کو بھجوانے والا یہ سبق دینا چاہتا ہے کہ انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے دیگر کاموں میں مصروف ہو تو اللہ تعالیٰ کی call یعنی اذان ہوجائے تو اس کا جواب دینا چاہیے اور مسجد کی طرف رُخ کرنا چاہیے۔

گویا ان دونوں Posts میں مومنوں کے لئے بہت بڑا سبق ہیں۔ یاددہانی کروانے کے لئے "فَذَکِّرۡ" کا قرآنی حکم موجود ہے۔ نماز کے حوالہ سے اذان بہترین یاددہانی ہے۔ جب بھی اذان کی آواز کانوں میں پڑے تو فوراً مساجد کا رخ کرنا چاہیے۔ مجھے کئی بار تربیتی دورہ جات کے دوران مختلف فیکٹریوں اور ملوں کی رہائشی کالونیز میں رات بسر کرنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ میں نے بارہا دیکھا کہ علی الصباح فیکٹری کے وقت سے 10، 15 منٹ قبل جب سائرنز یا ہارنز بجنے کی آواز پر ورکرز (Workers) تیز تیز قدموں کے ساتھ فیکٹری کی جانب بڑھنا شروع کرتے ہیں۔ تاوقت پر فیکٹری میں پہنچ سکیں۔ یہی کیفیت آنحضور ﷺ کے دور میں صحابہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے مساجد کی طرف بڑھنے کی تھی۔ حتیٰ کہ پہلی صف میں بیٹھنے کے لئے قرعہ اندازی کرنے کی آنحضور ﷺ نے ہدایت فرمائی تھی۔ جب پہلی صف میں آرزو اور خواہش رکھنے والوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر پہلے آنے والوں کے نام بالترتیب لکھتے ہیں، سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح لکھا جاتا ہے، اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح پھر مینڈھے کی قربانی کا ثواب رہتا ہے، اس کے بعد مرغی کا، اس کے بعد انڈے کا، لیکن جب امام (خطبہ دینے کے لیے) باہر آجاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے دفاتر بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں"۔ (متفق علیہ)

جہاں تک cell فون پر رابطہ رکھنے والوں کے نام اور ان کے بھجوائے ہوئے پیغام موبائل میں موجود نام اور نمبرز میں سے اُوپر رہنے کا تعلق ہے۔ اُن کے نمبرز دیکھ کر اور پیغامات کو دوبارہ پڑھ کر اُن قرابت داروں کے لئے دعائیہ کلمات منہ سے نکلتے اور خدا کے دربار میں درجہ قبولیت پاتے ہیں۔

یہ بھی حقیقت پر مبنی ہے کہ جو بھی اپنے خالق حقیقی اللہ تعالیٰ سے تعلق میں رہے گا۔ ذکر الٰہی کرتا رہے گا۔ راتوں کو اُٹھ کر تنہائی میں نماز تہجد میں اپنے خدا سے باتیں کرے گا۔ تسبیح و تحمید کرے گا۔ دن کو بھی عبادت میں گزارے گا اور اللہ کے سب سے پیارے وجود پر درود و سلام بھیجتا رہے گا وہ لازماً خدا کے قریب رہے گا اور خدا اُس سے پیار کرے گا۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو نے آنحضور ﷺ کے حضور حاضر ہو کر دریافت فرمایا کہ قیامت کب ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے پوچھا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ بدو نے جواباً کہا "صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت" آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ کہ تو اس کے ساتھ ہے جس سے تو محبت کرتا ہے۔

(بخاری، کتاب الادب)

پس خدا کی محبت کے حصول کے ذرائع میں سے اہم ذریعہ اس کی طرف جھکنا، تسبیح و تحمید و ذکر الٰہی کثرت سے کرنا۔ عبادت میں نماز پنج وقتہ، نوافل، اس کی پیاری کتاب قرآن کریم سے محبت اور اس کی تلاوت اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے پیار کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہمیں چاہئے کہ ہر قسم کے کنکر، پتھر کو دل میں سے نکال دیں اور خدا کا سچا عبادت گزار بنیں۔ جب انسان اس طرح کوشش سے اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتا ہے تو پھر اللہ اس سے زیادہ بڑھ کر اسے اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔"

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو مَیں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو مَیں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو مَیں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اور جو میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چلتے ہوئے آتا ہے تو مَیں دوڑتے ہوئے اس کی طرف جاتا ہوں۔

(بخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم اللہ)

پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس سے وہ عمل سرزد ہوں اور وہ عبادتیں عمل میں آئیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد ایک خدا کی پہچان اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کروانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جن حکموں پہ ہم نے عمل کرنا ہے ان کا علم کس طرح ہو؟ وہ ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہے۔ اس کو غور سے پڑھنے اور سمجھنے سے اس کا علم حاصل ہوگا۔" (خطبات مسرور جلد سوم، صفحہ 564)

مرسلہ: آصف احمد خان، مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی

سیرت النبی ﷺ کا ہر پہلو ہی نہایت حسین وجمیل ہے۔ آپؐ کی سیرت کے گلستان میں جس طرف بھی جائیں ہر کوچہ اسوۂ پاک کا ایک نیا اور سب سے اعلیٰ منظر پیش کرتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَاخَیْرُکُمْ لِاَھْلِی۔ (سنن ابی ماجہ۔کتاب النکاح)۔

سیرت کا مطالعہ کرنے سے نہایت شان کے ساتھ یہ بات نظر آتی ہے کہ بلا شبہ آپ ہی ہیں جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہترین حسن سلوک فرمانے والے تھے۔

اس مضمون میں سب سے پہلے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں انبیاء اور بالخصوص آنحضور ﷺ کا شادی کرنے کی غرض و غایت بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا:

’’بعض نادان لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ جبکہ انبیاء ایسے فنا فی اللہ ہوتے ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے دور بھاگتے ہیں، پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ بیویاں اور بچے بھی رکھتے ہیں؟ ایسے معترضین اتنا نہیں سمجھتے کہ ایک شخص تو ان باتوں کا اسیر اور ان فانی لذتوں میں فنا ہوجاتا ہے، لیکن اس کے خلاف انبیاء کا گروہ ان باتوں سے پاک ہوتا ہے۔ یہ چیزیں ان کے لئے محض خادم کے طور پر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں انبیاءؑ ہر قسم کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ پس اگر وہ بیوی بچے نہ رکھتے ہوں، تو اس پہلو میں تکمیل اصلاح کیونکر ہو۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ عیسائی لوگ معاشرت کے متعلق حضرت مسیحؑ کا دنیا کے روبرو کیا نمونہ پیش کر سکتے ہیں؟ کچھ بھی نہیں۔ جب وہ اس راہ سے ہی ناواقف ہیں اور مدارج سے ہی بے خبر، تو وہ کیا اصلاح کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہی کمال ہے کہ ہر پہلو میں آپ کا نمونہ کامل ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں انبیاء پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتیں اور وہ فانی لذتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کیا کرتے، بلکہ ان کا دل خدا تعالیٰ کی طرف اس دریا کی ایک تیز دھار کی طرح جو پہاڑ سے گرتی ہے بہتا ہے اور اس کی رو میں ہر خس وخاشاک بہ جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات [2003ایڈیشن] جلد 1 صفحہ 240)

آنحضور ﷺ کا اپنے اہل خانہ سے حسن سلوک کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

آپ ﷺ کے حسن سلوک کی ایک خوبصورت مثال اس واقعہ میں نظر آتی ہے کہ جب آپؐ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوئی تو آپؐ کے اعلیٰ اخلاق اور اپنے ساتھ کامل وفا کا پورا یقین کرتے ہوئے حضرت خدیجہؓ نے اپنے تمام اموال اور غلام اور معاملات کا پورا اختیار آپؐ کے ہاتھ میں دے دیا۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ حضرت خدیجہؓ جو بذات خود نہایت نیک طبع ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت دانا اور زیرک بھی تھیں چند دن میں ہی اس حقیقت کو جان گئی تھیں کہ اُن کے شوہر یعنی محمد ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی ان کے اموال ومعاملات کے اختیار کا حقدار نہیں ہوسکتا۔

اور آپ ﷺ کا اپنی زوجہ کے ساتھ نہایت اعلیٰ درجہ کے حسن سلوک کی گواہی حضرت خدیجہؓ نے تقریباً پندرہ سال کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد پہلی وحی کے نزول کے موقع پر بھی دی۔ جب وحی ہوئی اور آنحضرت ﷺ گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں تھے۔ آپؐ سب سے پہلے اپنی زوجہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور انہی کو سب سے پہلے اس واقعہ کی خبر دی۔ اور حضرت خدیجہؓ نے فوراً آپؐ کی تصدیق فرمائی اور آپؐ کے اس دعویٰ میں ایک لحہ کے لئے بھی شک نہ کیا۔ حضرت خدیجہؓ جو آپؐ کے ساتھ زندگی کا ایک عرصہ گزار چکی تھیں جانتی تھیں کہ آپؐ نے وہی بیان کیا ہے جو حقیقت ہے۔

اور حضرت خدیجہؓ نے نہ صرف آپ کی وحی کی تصدیق کی بلکہ آپؐ کو اعلیٰ اخلاق کا حامل قرار دیتے ہوئے یہ تسلی بھی دی کہ خدا آپؐ کو کبھی ناکام و نامراد نہ ہونے دے گا۔

فرمایا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور رشتہ داروں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور غریبوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور معدوم ہوجانے والی نیکیوں کو زندہ کرنے والے ہیں’’یعنی جو نیکیاں ختم ہوگئی ہیں ان کو دوبارہ زندہ کرنے والے ہیں اور سچ بولنے کے نتیجہ میں پیش آنے والی مشکلات کے باوجود حق کے ہی معین و مددگار ہیں‘‘۔ یعنی سچی بات ہی کہتے ہیں’’اور مہمان نواز بھی ہیں‘‘۔

(بخاری بدء الوحی کیف کان بدء الوحی)

حضرت خدیجہؓ اسلام کے ظہور سے قبل مکہ کی ایک رئیسہ خاتون تھیں۔ آپ کو تمام آسائشیں میسر تھیں۔ انہوں نے اسلام کے زمانہ میں بیشمار تکالیف برداشت کیں۔ یہاں تک کہ شعب ابی طالب میں محصوری کا عرصہ بھی گزارا لیکن اپنے شوہر کا ساتھ نہ چھوڑا اس کی وجہ آنحضور ﷺ کا وہ بہترین حسن سلوک تھا جو آپؓ ہر لحہ محسوس کرتی تھیں۔ اس حسن سلوک کے مقابلہ میں دنیا کی ہر تکلیف بے حیثیت تھی۔

حضرت خدیجہؓ کے ساتھ آپ ﷺ کی ایسی محبت تھی کہ جو ان کی وفات کے بعد بھی ماند نہ ہوئی۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپؐ کو کہا کہ اے اللہ کے رسول! خدا نے آپؐ کو اس قدر اچھی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ اب اس بڑھیا (یعنی حضرت خدیجہؓ) کا ذکر جانے بھی دیں۔ تو آپؐ نے فرمایا نہیں، نہیں۔ خدیجہ اُس وقت میری ساتھی بنی جب میں تنہا تھا۔ وہ اس وقت میری سپر بنی جب میں بے یارو مددگار تھا۔ وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پر فدا ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھے اولاد بھی عطا کی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر ۶ صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ بیروت)

اور یہی وہ حسن سلوک تھا جو آپ نے اپنی ہر زوجہ کے ساتھ روا رکھا۔ اور ہر زوجہ ہی آپ ﷺ کے حسن سلوک کی گواہ بنی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم، عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی، ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ نیز آپؓ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا نہ کبھی خادم کو مارا۔ خادم کو بھی کبھی کچھ نہیں کہا۔ (شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی مصروف الاوقات نہیں تھا۔ اس کے باوجود گھر والوں کے حقوق پوری طرح ادا کیا کرتے تھے اس بارے میں روایت ہے جس میں حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے‘‘۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان)

آنحضور ﷺ کا اپنی ہر زوجہ کے ساتھ ایسا حسن سلوک تھا کہ ہر ایک کی یہ تمنا ہوا کرتی تھی کہ اس دنیا میں بھی جس قدر ممکن ہو آپؐ کا قرب نصیب ہو آپؐ کی زوجیت میں ہی ہمارا حشر ہو۔ چنانچہ حضرت سودہؓ کو ایک دفعہ بوجہ پیرانہ سالی خود ہی یہ وہم ہوا کہ کہیں آپؐ انہیں ان کی پیرانہ سالی کی وجہ سے طلاق ہی نہ دے دیں حالانکہ آنحضور ﷺ کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ درخواست کی کہ یا رسول اللہ میں اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتی کہ آپ کی ازواج میں میرا حشر ہو۔

(نیل الاوطار کے ص ۱۴۰)۔

اسی طرح یہ بھی نظر آتا ہے کہ ازواج مطہرات کو آپؐ کے حسن سلوک نے ایسا گرویدہ کرلیا تھا کہ صرف اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی آپ ﷺ کی ہی معیت کے لئے بیتاب تھیں۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو فرمایا کہ اَسۡرَعُکُنَّ لِحَاقًابِیۡ اَطۡوَلُکُنَّ یعنی تم میں سے سب سے پہلے (وفات کے بعد) مجھے وہ ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ یہ سن کر آپؐ کی ابدی معیت کی تمنا کرتے ہوئے ازواج مطہرات ہاتھ ناپنے لگیں۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہؓ باب فضائل زینبؓ حدیث 2452)

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے رشتہ داروں سے اور ان کی سہیلیوں سے بھی حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہوکر ان کا استقبال کرتے اور فرماتے یہ تو خدیجہؓ کی بہن آئی ہیں۔ اور جب گھر میں جب کبھی کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا

گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کا اہتمام فرماتے (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل خدیجہ)

آنحضور ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ ایسا تعلق تھا کہ آپؐ ان کے مزاج اور عادات سے بھی خوب واقف ہوا کرتے تھے اور ان کی ان عادات و اطوار کا از راہ محبت ان سے ذکر بھی کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں۔حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا: جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو اپنی گفتگو میں ربِّ محمدؐ کہہ کر قسم کھاتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو تو ربِّ ابراہیم کہہ کر بات کرتی ہو۔حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! یہ تو ٹھیک ہے مگر بس میں صرف زبان سے ہی آپ ﷺ کا نام چھوڑتی ہوں (دل میں تو آپ ﷺ کی ہی محبت ہے)۔
(بخاری کتاب النکاح باب غیرۃ النساء و وجدھن)

آنحضور ﷺ کا یہ طریق تھا کہ آپؐ اتنا وقت ہی گھر سے باہر گزارتے جتنا ضروری ہوتا اور جب باہر کے کام ختم ہوجاتے تو اپنے اہل وعیال کے ساتھ وقت گزارتے اور اسی بات کی نصیحت آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو بھی فرمائی۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی ضرورتوں کو پورا کرلے، جس کے لئے اُسے سفر کرنا پڑا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے ہوئے جلد گھر واپس آجائے۔
(صحیح بخاری کتاب الجہاد و السیر باب السرعۃ فی السیر حدیث 3001)

آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو بھی اپنے اسی اُسوہ پر چلنے کی تاکید فرمائی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے عبداللہ! جو مجھے بتایا گیا ہے کیا یہ درست ہے کہ تم دن بھر روزے رکھے رہتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو؟ (یعنی نمازیں پڑھتے رہتے ہو) اس پر میں نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہؐ! تو آپؐ نے فرمایا: ایسا نہ کرو۔ کبھی روزہ رکھو، کبھی چھوڑ دو۔ رات کو قیام کرو اور سو بھی جایا کرو کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری زیارت کو آنے والے کا بھی تم پر حق ہے۔
(بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم)

آنحضرتؐ کی ایک بیوی حضرت صفیہؓ تھیں جن کا اصل نام زینب تھا۔حضرت صفیہؓ رسول اللہؐ کے شدید معاند اور یہودی قبیلہ بنونضیر کے سردار حیییؓ بن اخطب کی بیٹی تھیں اور انہی معاندین میں سے ایک سردار کنانہ بن ربیع بن الحقیق کی بیوہ تھیں۔آنحضور ﷺ نے جنگ خیبر سے واپسی پر جو کہ حضرت صفیہ کا آنحضور ﷺ کے ساتھ پہلا سفر تھا، آنحضرتؐ نے اونٹ پر حضرت صفیہؓ کے لئے خود جگہ بنائی۔ آپؐ نے جو عبا پہنی ہوئی تھی اسے اتار کر اور تہہ کر کے حضرت صفیہؓ کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھا دیا۔ پھر ان کو سوار کرتے ہوئے آپ نے اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا اور فرمایا کہ اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہوجاؤ۔
(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر)

اسی طرح اسی سفر کا ایک اور واقعہ حضرت صفیہؓ بیان کرتی ہیں کہ خیبر سے ہم رات کے وقت چلے تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیا۔ مجھے اونگھ آگئی اور میرا سر پالان کی لکڑی سے جا ٹکرایا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے بڑی شفقت سے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ دیا اور فرمانے لگے: اے لڑکی! اے حُیَیّ کی بیٹی! ذرا احتیاط، ذرا اپنا خیال رکھو۔ پھر رات کو جب ایک جگہ پڑاؤ کیا تو میرے ساتھ بہت محبت بھری باتیں کیں۔ فرمایا: دیکھو! تمہارا باپ میرے خلاف تمام عرب کو کھینچ لایا تھا اور ہم پر حملہ کرنے میں پہل اس نے کی تھی جسکی وجہ سے مجبوراً تیری قوم کے ساتھ ہمیں یہ سب کچھ کرنا پڑا۔۔۔حضرت صفیہؓ کہتی ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اُٹھی تو آپ ﷺ کی محبت میرے دل میں ایسی رچ بس چکی تھی کہ دنیا میں آپؐ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں تھا۔
(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 15 بحوالہ ہمارا گھر ہماری جنت صفحہ 10-11)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نمونہ گھریلو زندگی میں ہے وہ ہر لحاظ سے بہترین تھا۔ آپؐ اپنے اہل خانہ کے نان و نفقہ اور دیگر ضروریات کا بطور خاص اہتمام فرماتے تھے۔یعنی جو ان کے اخراجات ہیں ان کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔حتیٰ کہ اپنی وفات کے وقت بھی ازواج مطہراتؓ کے نان ونفقہ کے بارے میں تاکیدی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا خرچہ ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے۔
(بخاری کتاب الوصایا باب نفقۃ القیم للوقف)

ایک روایت ہے کہ حضرت سلمان بن احوصؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضورؐ کے ہمراہ موجود تھے۔ اس موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثناء کے بعد وعظ ونصیحت فرمائی اور پھر فرمایا کہ عورتوں کے بارے میں ہمیشہ بھلائی کے لئے کوشاں رہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ قیدیوں کی طرح بندھی ہوئی ہیں۔تم ان پر کوئی حق ملکیت نہیں رکھتے سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوں (یعنی تمہارا حق ملکیت نہیں کہ جب چاہو مارنا شروع کردو جب چاہو جو مرضی سلوک کرلو۔ سوائے اس کے کہ وہ نشوزکی یا بے حیائی کی مرتکب ہوں) اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے کپڑوں اور کھانے کا بہترین خیال رکھو۔
(ترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق المرأۃ فی حق المرأۃ)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو توڑ دو گے اور اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو تم اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔
(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم وذریتہ)

آنحضور ﷺ اپنی ازواج کو جس حد تک ممکن ہوتا اپنی مصاحبت بھی عطا فرماتے اور ان کو دینی کاموں میں خدمات سے ثواب حاصل کرنے کا بھی پورا موقع عطا فرماتے تھے۔ آپؐ جب جہاد پر جاتے تو اپنی ازواج میں قرعہ ڈالتے اور جس زوجہ کے نام کا قرعہ نکلتا انہیں اپنے ساتھ جہاد پر لے جاتے۔ وہ ازواج آنحضور ﷺ کی ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ جنگ کے دوران صحابہؓ کو پانی پلاتیں اور زخمی صحابہؓ کی دیکھ بھال بھی کرتی تھیں۔ دوران سفر آنحضور ﷺ اپنی ازواج سے گفتگو بھی فرماتے رہتے۔
(بخاری کتاب الجہاد باب حمل الرجل امراتہ فی الغزو حدیث)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ رات کو نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے اٹھتے اور عبادت کرتے تھے۔ جب طلوع فجر میں تھوڑا سا وقت باقی رہ جاتا تو مجھے بھی جگاتے اور فرماتے کہ تم بھی دو رکعت ادا کرلو۔
(بخاری کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ خلف النائم)

اسی طرح یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ آنحضور ﷺ اپنی ازواج کو نیکی کے کاموں میں اپنے ساتھ ثواب حاصل کرنے کا پورا موقعہ عطا فرماتے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی آپؐ کی اکثر ازواج آپ کے ہمراہ تھیں۔ اسی حج کے متعلق یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہؓ بھی حج کی غرض سے آپ کے ہمراہ تھیں اور مقام سرف پر ان کے مخصوص ایام شروع ہو گئے۔ انہوں نے اس غم سے رونا شروع کر دیا کہ اب وہ حج کے ثواب سے محروم رہ جائیں گی۔ آنحضور ﷺ نے بڑی شفقت بھرے انداز میں ان کے رونے کی وجہ معلوم کی اور وجہ معلوم ہونے پر آپ نے ان کی دلجوئی فرمائی اور کہا: اِنَّ ھٰذَا اَمْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ۔یعنی یہ تو وہ امر ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں لکھ چھوڑا ہے۔ نیز فرمایا کہ تم حج کے تمام اعمال ادا کرو بس بیت اللہ کا طواف نہ کرو اور یہی نہیں بلکہ آپ نے بعد میں حضرت عائشہؓ کو ان کے بھائی کے ساتھ عمرہ بھی کروایا تا کہ ان کی عمرہ اور طواف کی آرزو بھی پوری ہو جائے۔ یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ اسی حج کے موقع پر آپؐ نے اپنی طرف سے اور اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے گائے کی قربانی کی اور ان کا گوشت بھی تقسیم فرمایا۔
(بخاری کتاب الاضاحی حدیث نمبر 5547)

آنحضور ﷺ اپنی ازواج مطہرات کی تربیت کا بھی خیال رکھتے تھے اور اس غرض کے لئے سب سے بڑھ کر آپؐ اپنے نمونہ اور اعلیٰ کردار سے ان کی تربیت فرماتے تھے۔ جہاں ضروری ہوتا الفاظ میں بھی ان کو وعظ ونصیحت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ جبکہ آپؐ حضرت عائشہؓ کے پاس تھے تو کسی دوسری زوجہ نے اپنی خادمہ کے ہاتھ برتن میں کھانا بطور تحفہ بھیجا۔حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا جس سے وہ برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس برتن کے ٹکڑے جمع کئے پھر جو کھانا اس برتن میں تھا وہ اس میں ڈالا۔ بعد ازاں گھر سے ایک برتن لیا اور اس خادمہ کے ہاتھ اس اُمّ المومنینؓ کی طرف اسے بھیج دیا جن کی طرف سے کھانا آیا تھا اور ٹوٹا ہوا برتن اس کے گھر رہنے دیا جس سے وہ برتن ٹوٹا تھا۔ (بخاری حدیث نمبر 5225)

یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو آپؐ کے حسن سلوک کے کئی پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔مثلاً یہ کہ آپؐ اپنی ازواج میں مساوات اور انصاف فرماتے تھے۔ اگر کسی زوجہ سے انجانے میں یا بوجہ بشریت کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو آپؐ نہایت احسن رنگ میں انکی غلطی سے انہیں آگاہ فرمادیتے اور درست عمل کی بھی رہنمائی فرما دیتے۔ آپؐ اپنی تمام ازواج مطہرات کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے تھے۔

آنحضور ﷺ کے گھر کا ماحول خالص دینی ماحول تھا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپؐ کے گھر کے ماحول میں کسی قسم کا ہنسنا کھیلنا یا مزاح کرنا ممنوع تھا۔ آپؐ اپنی ازواج کے ساتھ گھر میں نہایت بشاشت کے ساتھ رہتے اور باہمی مزاح بھی رہتا تھا۔ اس پہلو پر ایک حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ اپنی ازواج سے کس قدر بے تکلف تھے اور ازواج مطہرات بھی ادب و احترام کی حدود میں رہتے ہوئے مزاح کی باتوں سے لطف اندوز ہوا کرتی تھیں۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے سر میں درد تھا اور وہ درد سے کراہ رہی تھیں۔ آنحضور ﷺ نے ان سے مزاح کے رنگ میں فرمایا: اے عائشہ! آپ کو کس بات کی فکر ہے؟ اگر آپ کی وفات ہوگئی تو میں تمہیں غسل دوں گا اور کفن پہناؤں گا پھر نماز جنازہ پڑھوں گا پھر دفن کروں گا۔

(بخاری کتاب المرضی۔ حدیث 5666)

اسی طرح یہ بھی ملتا ہے کہ بعض اوقات آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑے بھی ہیں۔ اس واقعہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

''بعض وقت آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے بھی ہیں ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود درزم ہو گئے تا کہ حضرت عائشہ آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں اسی طرح پر یہ بھی ثابت ہے کہ ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشہ کرتے تھے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشہ دکھایا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 388ایڈیشن 1988ء)

آنحضور ﷺ اپنی ازواج کو بعض اوقات معاملات میں مشورہ دینے کی بھی اجازت عنایت فرماتے تھے اور اگر وہ مشورہ درست ہوتا تو آپؐ اسے قبول بھی فرماتے تھے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سیرت النبیؐ سے دو واقعات بیان فرمائے ہیں جو یہاں آپؓ ہی کے الفاظ میں درج کئے جاتے ہیں:

''ایک دفعہ حضرت عمرؓ ایک بات کے متعلق سوچ رہے تھے اُن کی بیوی نے کہا یہ بات تو آسان ہے اس طرح کرلو۔ اُنہوں نے کہا تو کون ہوتی ہے میرے معاملے میں دخل دینے والی۔ اُن کی بیوی نے کہا جب رسول کریمؐ کی بیویاں اُن کو مشورہ دیتی ہیں تو اگر میں نے دیدیا تو کیا حرج ہے۔حضرت عمرؓ اُسی وقت اپنی لڑکی کے پاس جو کہ رسول کریمؐ سے بیاہی ہوئی تھی دوڑے گئے اور پوچھا کہ کیا تم رسول کریمؐ کے معاملے میں دخل دیا کرتی ہو۔ وہ کہنے لگیں۔ ہاں۔حضرت عمرؓ نے اُنہیں کہا یہ بہت بُری بات ہے تم پھر اس طرح کبھی نہ کرنا۔ اُن کی پھوپھی نے جب یہ بات سنی تو اُنہوں نے کہا تم کون ہوتے ہو رسول کریمؐ کے گھر کی باتوں میں بولنے والے۔ تو اُس زمانے میں عورتوں کو بیلوں کی طرح سمجھتے تھے مگر رسول کریمؐ خود عورتوں سے مشورہ لیا کرتے تھے۔''

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 55،56)

اسی طرح حدیبیہ والے واقعہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

''آخر فیصلہ کرنے سے یہ بات قرار پائی کہ مدینہ والے اس سال چلے جاویں اور اگلے سال آویں۔ اس فیصلہ سے صحابہ کرامؓ بہت رنجیدہ ہوئے کہ رسول کریمؐ نے کفار کی یہ بات کیوں مان لی ہے۔ پھر رسول کریمؐ نے فرمایا کہ قربانی کے لئے جو کچھ لائے ہو یہیں پر قربان کردو۔ مگر کوئی نہ اُٹھا۔ حتیٰ کہ رسول کریمؐ نے تین دفعہ کہا مگر پھر بھی سب بیٹھے رہے۔ یہ حال دیکھ کر رسول کریمؐ کو بہت فکر ہوُا کہ کہیں اس واقعہ سے لوگوں پر ابتلاء نہ آجاوے۔ آخر آپ اُٹھ کر گھر گئے اور اپنی ایک بیوی سے پوچھا کہ کیا کیا جاوے یہ آج پہلی دفعہ ہے کہ مَیں بات کہوں اور لوگ نہ کریں۔ آپؐ کی بیوی نے کہا آپ اب اُن سے کچھ نہ کہیں سیدھے چلے جاویں اور جاکر اپنی قربانی کے گلے پر چھری پھیر دیں۔ چنانچہ آپ گئے اور اپنے اُونٹ کے گلے پر نیزہ مارا یہ دیکھ کر سب لوگ اس طرح کھڑے ہوئے کہ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ مجھ سے کوئی اور پہلے نہ ہو جائے کیونکہ اُن کے صرف دل ٹوٹے ہوئے تھے۔ رسول کریمؐ کو قربانی کرتے دیکھ کر سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ تو ایک عورت کے مشورے کی بدولت سے یہ مشکل حل ہوگئی۔''

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 56،57)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہمارے ہادئ کامل رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔ اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدو کوب کرے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 403ایڈیشن 1988ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''چاہئیے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچّے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے اچھا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 300، 301ایڈیشن 1988ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19ایڈیشن 2008ء)

☆...☆...☆

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا

(ترمذی کتاب البیوع حدیث نمبر 1212)

ترجمہ: اے میرے اللہ! میری امت کے لئے صبح کے اوقات میں برکت رکھ دے۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صبح سویرے کام شروع کرنے میں برکت کی دعا ہے۔

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کسی سریہ یا لشکر کو روانہ کرتے تو اُسے دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ کرتے۔

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ تاجر آدمی تھے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ تجارت کا سامان لے کر (اپنے آدمیوں کو) روانہ کرتے تو انہیں دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ کرتے اور اس سے آپؓ کو ہمیشہ خوب فائدہ ہوتا تھا اور بہت نفع ملتا تھا۔

پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی تعلیم دنیا کے ہر فرد اور قوم کے لیے ہدایت اور کامیابی کا سامان رکھتی ہے۔ اگر ہم آپ کے ارشاد (مذکورہ بالا دعا) پر عمل کریں تو عصر حاضر کے ڈھیروں مسائل (بیماریوں، آلام و مصائب اور تفکرات و پریشانیوں) سے بچ سکتے ہیں۔ بجائے راتوں کو بے فائدہ جاگنے کے صبح سویرے اٹھ کر عبادت کریں اور جلد کام شروع کردیں تو زندگی، سہل سادہ اور آرام دہ ہوسکتی ہے۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

رپورٹ: حافظ مصور احمد مزمل نمائندہ روزنامہ الفضل لندن، سینیگال

رپورٹ بابت ریفریشر کورس معلمین سینیگال

2020ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد کورونا وائرس کی وجہ سے دیگر ممالک کی طرح جماعت احمدیہ سینیگال کی تمام سرگرمیاں ایک حد تک تعطل کا شکار رہیں۔ اور جماعتی روایات کے مطابق ادا نہ ہوسکیں۔ مگر ماہ ستمبر میں جب کورونا وائرس کا زور کم ہوا تو ملکی قانون کے تحت محدود پیمانے پر دوبارہ جماعتی پروگرام شروع ہوئے۔

امسال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے لوکل معلمین کے علمی معیار کو بڑھانے کے متعلق خاص ہدایات موصول ہوئیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں، محترم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت سینیگال سے منظوری کے بعد ریجن وائز ریفریشر کورس برائے معلمین کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا۔

ریفریشر کورس معلمین کولڈا ریجن

اس سلسلہ میں سب سے پہلے کولڈا Kolda ریجن میں سہ روزہ ریفریشر کورس معلمین کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم شیخ نبیل احمد صاحب ریجنل مبلغ کولڈا نے امیر صاحب اور لوکل حکومتی انتظامیہ کو مطلع کرنے کے بعد دعا، صدقہ اور دعائیہ فیکس بخدمت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کورس کا آغاز کیا۔

مؤرخہ 30 اگست تا کیم ستمبر 2020 تک منعقدہ کورس میں 10 معلمین کے علاوہ دیگر احباب بھی وقتاً فوقتاً ازدیادِ علم کی خاطر شامل ہوتے رہے۔

دوران کلاس معلمین کو بنیادی اسلامی مسائل، وضو اور نماز کا طریق، یسرنا القرآن و قرآن کریم ناظرہ، فقہ احمدیہ، جماعتی نظام، خطبات امام اور اختلافی مسائل سے متعلق آگاہ کیا گیا۔

مکرم شیخ نبیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم احمد گئی صاحب لوکل مشنری نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں انتھک کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے آمین

ریفریشر کورس معلمین تانبا کنڈا ریجن

اسی طرح تانبا کنڈا Tambacounda ریجن میں بھی پندرہ روزہ ریفریشر کورس معلمین کا انعقاد کیا گیا خاکسار نے امیر صاحب اور لوکل حکومتی انتظامیہ سے اجازت حاصل کرنے کے بعد کورس کا آغاز کیا۔

مورخہ 4 تا 11 ستمبر و 18 تا 25 ستمبر 2020 تک منعقد ہونے والی اس کلاس میں 10 معلمین شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ دیگر احباب بھی بشمول سوپرے فے مسٹر کمارا حصول علم کے لئے شامل ہوتے رہے۔

دوران کلاس معلمین کو بنیادی اسلامی مسائل، وضو اور نماز کا طریق، یسرنا القرآن و قرآن کریم ناظرہ، فقہ احمدیہ، جماعت کا انتظامی ڈھانچہ، خطبات امام اور اختلافی مسائل سے متعلق آگاہ کیا گیا۔

خاکسار کے علاوہ جامعۃ المبشرین غانا سے فارغ التحصیل 3 لوکل معلمین مکرم بدرا سار، مکرم حمید وڈکو اور مکرم احمد وجیالو صاحب نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے انتظامی و تعلیمی کاموں میں معاونت کی۔

پروگرام کی تفصیلی رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا ارسال کی گئی۔ دیگر ریجنز میں بھی متعلقہ انتظامیہ کی اجازت کے بعد کورسز منعقد کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوششوں کو ثمر آور بنائے۔ آمین

درخواستِ دعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہت سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔ جو گاہے بگاہے شائع کر دی جاتی ہیں تا جو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔ جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیوں اور مشکلات دور ہوں۔ جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں۔ ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری کرے۔ جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔ آمین

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں مہیاء فرمائے اور اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(ادارہ)

اہل قلم حضرات و خواتین مضامین لکھیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔ اس میں یہی سِرّ ہے کہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 151 زیر عنوان اس زمانہ کا ہتھیار قلم ہے)

اس ارشاد کی تقلید میں قارئین الفضل سے مضامین، آرٹیکلز لکھنے نیز شعراء سے منظوم کلام بھیجنے کی درخواست ہے۔ یہ موقر اخبار آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اس میں تربیتی، تعلیمی، اخلاقی، سائنسی، تاریخی، ادبی اور مختلف علوم و فنون پر مضامین لکھ کر درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔ خواتین کھانا پکانے کی تراکیب اور آرٹ پر مضامین بھجوا سکتی ہیں۔ ہومیوپیتھی، یونانی طب کے حوالہ سے بھی مضامین لکھے جاسکتے ہیں۔ دنیا بھر کے خوبصورت مقامات کی سیر بھی کروائی جاسکتی ہے۔ ادارہ آپ کا بے حد ممنون ہوگا۔ (تمام مضامین ٹائپ شدہ اور ورڈ فارمیٹ میں ہوں)۔

info@alfazlonline.org

(ادارہ)

قارئین کرام سے ضروری درخواست برائے اطلاعات و اعلانات

قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ روزنامہ الفضل کے آغاز سے ہی یہ حسن اور خوبی رہی ہے کہ یہ شادی، نکاح، پیدائش، کامیابی، صحت یابی اور وفات کی اطلاعات و اعلانات بغرض دعا شائع کرکے دنیا بھر کے احمدی حضرات کو ایک دوسرے سے باخبر رکھتا ہے۔

اب جبکہ آن لائن ہونے سے اس کے استفادہ کا دائرہ کار وسعت اختیار کرکے دنیا بھر میں پھیل چکا ہے اور یوں دعا کا فیض بھی تمام دنیا میں بسنے والے احمدی حضرات سے ملنا شروع ہوگیا ہے اس لئے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ شادی بیاہ، نکاح، پیدائش، کامیابی کے علاوہ بیمار عزیزوں کی صحت یابی یا وفات کے اعلانات بھجوائیں۔ اگر نمایاں کامیابی یا وفات کی اطلاع کے ساتھ مرد حضرات کی مناسب قابل اشاعت تصویر بھی بھجوائیں تو ادارہ ممنون احسان ہوگا نیز تکمیل قرآن پر بچوں کی مناسب، باوقار اور قابل اشاعت تصاویر بھی اعلانات کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔ اپنی آراء سے بھی ادارہ کو آگاہ کریں تا ان کی روشنی میں اخبار کو آپ کے لئے بہتر بنایا جاسکے۔ (تمام اعلانات ورڈ فارمیٹ میں ٹائپ شدہ ہوں)

info@alfazlonline.org

روزنامہ الفضل اور تمام اراکین عملہ کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: ارشد محمود خاں۔ اسکاٹ لینڈ

حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو ،وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔سو وہ نُور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں ۔۔۔ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5۔صفحہ 160تا162)

زوال جس کو نہیں کبھی بھی کچھ ایسا رتبہ نصیب تیرا
فلک رسا تیری شہسواری درود تجھ پر سلام تجھ پر

آج دُنیا کے سیاسی و مذہبی حالات دیکھے جائیں تو محسوس ہوتا ہے کہ غیر مسلم اقوام جن کا کوئی بھی روحانی پیشوا نہیں وہ بھٹکی ہوئی ہیں اور شُتر بے مہار کی طرح دنیا کی جاہ وحشمت میں گرفتار ہیں۔ جب بھی یہ ترقی یافتہ اقوام کسی سیاسی یا معاشی مسئلہ میں گرفتار ہوتی ہیں تو کئی دفعہ اسلام کے خلاف بیانات دینے سے نہیں گریز کرتیں جیسے آجکل فرانس کی حکومت بیانات دے رہی ہے۔اس میں عمل دخل کسی شدت پسند مسلمان کا بھی ہوجاتا ہے جو جذباتی ہوکر کوئی غیر قانونی کام کرجاتا ہے اور باقی مسلمان اس کے بدلے حکومتی پابندیوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ عالمی میڈیا بھی اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر رقیق حملے کرنے سے نہیں رُکتا خواہ یہ حرکت آزادیٔ اظہار کے نام پر کی جائے یا یورپ کے نرم قوانین سے فائدہ اُٹھاکر۔

چنانچہ اسکاٹ لینڈ ریجن کو اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ذکر کرنے کیلئے مورخہ 4 نومبر 2020 کو اپنا آن لائن جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی توفیق ملی۔مکرم ناصح احمد صاحب نے تلاوت اور انگریزی ترجمہ پیش کیا جس کے بعد مکرم سیّد کامران حیدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام ”وہ پیشوا ہمارا“ ترنم سے سنایا اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ نظامت کے فرائض محترم رواح الدین عارف خان مُربی سلسلہ گلاسگو نے ادا کیئے۔

محترم قریشی داؤد احمد صاحب مبلغ سلسلہ اسکاٹ لینڈ نے تعارفی خطاب کرتے ہوئے عالمی سیاسی اور مذہبی حالات کا جائزہ پیش کیا اور اس امر کی طرف توجہ دلائی کے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تعلیمات کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی کی رہنمائی میں اسلام کا دفاع کرنا ہم سب کا فرض ہے اور اسی لئے آج کا جلسہ ترتیب دیا گیا ہے۔

ایک طفل مکرم میکائیل احمد نے انگریزی میں ایک مضمون پیش کیا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کچھ واقعات کا ذکر تھا۔ اسکے بعد اووزو کونیڈو بھائیوں نے گروپ کی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ پیش کیا۔

اس جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم امام عطاء المجیب راشد صاحب تھے جنہوں نے انگریزی اور اردو میں ایک مفصل خطاب کیا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند نہایت حسین پہلو پیش کیئے۔آپ نے فرانس میں ہونے والے حملوں اور اسلام مخالف

ہونے والی کارروائیوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ان سب واقعات کی سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سند نہیں ملتی۔

اس جلسہ کو یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ٹویٹر پر لائیو نشر کیا گیا جسے 1500 سے زیادہ احباب نے برطانیہ اور دوسرے ممالک میں سُنا اور مُستفید ہوئے۔ آخر میں مکرم محمد احسان احمد صاحب ریجنل امیر اسکاٹ لینڈ نے تمام شاملین کا اور محترم امام صاحب کا شُکریہ ادا کیا جو اس نہایت بابرکت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوئے۔محترم امام صاحب نے اختتامی دُعا کروائی اور یہ جلسہ اپنی فیوض وبرکات لئے ہوئے ختم ہوا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

طلوع وغروب آفتاب

05 دسمبر 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:23	17:38
مدینہ منورہ	05:29	17:33
قادیان	05:47	17:24
ربوہ	05:27	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:21	15:57